REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ
۶ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱/

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۱۸ فتح ۱۳۳۷ھ ش ۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معمول سے بڑھ کر کام کرنا پڑے گا۔ اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو طاقت و ہمت عطا فرمائے تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی
کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت گزشتہ دو روز سے بلڈ پریشر بڑھ جانے کے باعث بہت ناساز ہے۔ سر چکراتا رہتا ہے اور دائیں بازو میں کچھ سنسنی کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ نیز کل شام سے بائیں گردے میں بھی تکلیف ہے۔ احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ کو صحت یاب فرمائے۔ آمین اللھم آمین

محترم حکیم قاضی محمد حسین صاحب آف کوروال
کی وفات
انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم جناب حکیم قاضی محمد حسین صاحب آف کوروال ضلع سیالکوٹ تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں مورخہ ۱۳/۱۲/۵۸ کو چند یوم کی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے ۱۲/۱۲/۵۸ کو آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور کوروال ضلع سیالکوٹ میں آپ کو امانتاً دفن کیا گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے چار فرزند اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے آپ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

قاضی عزیز احمد ربوہ

سابق پنجاب کے علاقے میں ۲۵ لاکھ ایکڑ زمین سیم کی نذر ہو چکی ہے
گزشتہ سال مغربی پاکستان کی صرف ایک تہائی اراضی میں کاشت ہوئی۔

لاہور ۱۷ دسمبر۔ حکومت مغربی پاکستان کے محکمہ شماریات نے زرعی اعداد و شمار سے متعلق تازہ رپورٹ میں بتایا ہے۔ کہ گزشتہ سال (۵۶-۵۷) تک صرف سابق پنجاب کے علاقوں میں ۲۵ لاکھ ایکڑ اراضی سیم کی زد میں آچکی تھی۔ اس رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ گزشتہ سال مغربی پاکستان کی کل ۱۹ کروڑ ۸ لاکھ ایکڑ اراضی کے صرف ایک تہائی یعنی تقریباً چار کروڑ ایکڑ اراضی میں کاشت ہوئی۔ اس میں بنجر زمینیں شامل ہیں۔

اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کے محکمہ مال (لینڈ ریونیو آرگنائزیشن) کے پاس کل ۱۹ کروڑ ۸ لاکھ ایکڑ اراضی کے ۹۰ فیصد رقبے کی فصل کا ریکارڈ موجود ہے۔ نیز گزشتہ سال ۴ کروڑ ایکڑ اراضی میں کاشت ہوئی۔ اس کے علاوہ مزید دو کروڑ ۳۰ لاکھ اراضی میں کاشت ہو سکتی تھی۔۔۔ مگر اس میں کاشت نہیں ہوئی۔ باقی میں سے ۹۰ فیصد اراضی سے جنگلات کا کام لیا گیا۔

قیمتوں کے نفاذ کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی۔

کراچی ۱۷ دسمبر۔ مرکزی حکومت کے ایک پریس نوٹ کے مطابق مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ نے صنعت و تجارت سے متعلقہ افراد کی متعدد درخواستوں کے پیش نظر مارشل لاء کے ترمیمی ضابطہ ۴۲ع کے تحت قیمتوں کے نفاذ کی آخری تاریخ ۱۶ دسمبر سے بڑھا کر یکم جنوری ۱۹۵۹ء کر دی ہے۔ یہ آخری رعایت ہے۔ اور مزید توسیع نہیں دی جائیگی۔ اب جن اشیاء کی قیمتوں کے نفاذ کی تاریخ بڑھا کر یکم جنوری کی گئی ہے وہ مارشل لاء کے تحت عام کنٹرول میں آ گئی ہیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ ہو رہا ہے۔ اس جلسہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور سلسلہ کے علماء اور لیکچرار قرآن کریم کے حقائق و معارف اور اعلیٰ مضامین بیان فرماتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ استفادہ کریں۔

ہمیشہ سے خدا کے برگزیدہ اور مقدس آتے رہے۔ اور لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتے رہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے لیخرجھم من الظلمات الی النور (طلاق پ ۲۸) تاکہ لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بھی یہی ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ٭ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

پس احباب بکثرت تشریف لائیں اور قرآنی انوار سے استفادہ فرمائیں۔ (ادارۂ نظارت اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۸ء

مسئلہ خوراک

یہ ایک عجیب بات ہے کہ جوں جوں دنیا کی پیداوار سائنٹفک طریقے استعمال کرنے سے زیادہ ہو رہی ہے۔ توں توں اشیائے خوردنی بھی کمیاب ہوتی جا رہی ہیں۔ اور یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر دنیا کی آبادی اسی رفتار سے بڑھتی رہی تو کوئی دن ایسا آئے گا۔ کہ دنیا کی آبادی کا اکثر حصہ خوراک کی کمی کی وجہ سے بھوکوں مر جائے گا۔ اس لئے تمام ملکوں میں یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اناج کی پیداوار جہاں تک ہو سکے۔ بڑھائی جائے۔ اور زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہ رہ جائے۔ جو زیر کاشت نہ لایا جا سکے؛

جن لوگوں نے اعداد و شمار کی مدد سے اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ اور نتائج برآمد کئے ہیں۔ ہمیں ان کے نتائج کو تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے بے شک ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ آئندہ حالات کیا ہوں گے۔ اگر ان لوگوں کے اندازے صحیح ہیں۔ تو ہمارے ماہرین اقتصادیات کو اس خاص مسئلہ کی طرف توجہ ضرور دینی چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے مطابق آئندہ نسلیں بھی کافی خوراک حاصل کر سکیں۔ اس لحاظ سے زراعتی سائنس کی ترقی واقعی نہایت ضروری ہے۔ لیکن اگر ہم تاریخ اور موجودہ صورت حال کا غور سے مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بعض پسماندہ ممالک میں جو خوراک میں کمی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ آج دنیا میں کافی خوراک پیدا نہیں ہو رہی؛

آج تمام دنیا ایک بڑے شہر کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور ممالک گویا اس بڑے شہر کے محلوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے آج یہ ممکن ہے کہ ہم تمام دنیا کی پیداوار کا جائزہ لے سکیں۔ چنانچہ ایسا جائزہ ماہرین اقتصادیات لیتے رہتے ہیں۔ ان جائزوں کا غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ آج جتنی خوراک پیدا ہو رہی ہے۔ اگر دنیا میں اس کی تقسیم باقاعدہ کی جائے تو خوراک کی کمی کا سوال حل ہو سکتا ہے

ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ کی انجمن یہ کام اپنے ہاتھ میں لے اور تمام ممالک کے سربراہ مل کر تمام دنیا کے خوراک کے مسئلہ کو حل کرنا چاہیں تو کم از کم موجودہ صورت حال میں یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے لیکن مختلف قوموں میں رقابت اور عناد نہیں۔ بلکہ باہم غیر ہمدردانہ خیالات اور جذبات موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

مشکل یہ ہے کہ بعض اقوام اور ممالک کے رہنے والے اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ان کی نسل یا ان کی قوم ہی ساری دنیا کی نعمتیں اپنے قبضہ میں لے آئے نیشنلزم کے دیگر نقصانات یا فائدے ہوں یا نہ ہوں۔ یہ نقصان تو صریح ہے کہ اقوام میں باہم رقابت کے جذبات پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ خود غرضی اور حرص و ہوا پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس معاملہ میں مغربی ممالک اور اقوام باقی تمام لوگوں سے بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے دراصل تمام دنیا کی ہر قسم کی پیداوار پر ایک طرح سے قبضہ کر رکھا ہے۔ اور مادی ذرائع زیادہ ہونے کی وجہ سے باقی تمام دنیا کو محض اپنا غلام بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ آجکل امریکہ اور روس پسماندہ ممالک کو امداد دیتے ہیں۔ لیکن یہ امداد انسانی ہمدردی اور انسانی حق کے پیش نظر نہیں دی جاتی۔ بلکہ یہ قومیں پسماندہ اقوام کو صرف اس لئے مدد دیتی ہیں۔ کہ وہ چاہتی ہیں کہ جس قوم کو وہ مدد دیں۔ وہ ان کی رہین بن جائے اور ایک تو اپنے ملک کی پیداوار پر ان کو چھا جانے کا موقعہ دے اور دوسرے جب وہ کبھی باہم جنگ میں مصروف ہو جائیں۔ تو اپنے اپنے زیر پسماندہ ممالک کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کر سکیں۔ اس طرح گو وہ بظاہر ڈالروں اور سونے کی صورت میں اپنی امداد کی قیمت وصول نہ بھی کریں۔ پھر بھی اتنی زیادہ قیمت وصول کر رہی ہیں۔ کہ خود تو زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتی جاتی ہیں۔ لیکن پسماندہ ممالک اور بھی ان کے غلام و منقاد بنتے جا رہے ہیں

پیداوار کی بہتات کی وجہ سے امریکہ وغیرہ ممالک میں معیار زندگی اتنا بلند ہو چکا ہے۔ کہ بہت سی خوراک ضائع چلی جاتی ہے۔ اور وہاں اتنی افراط ہے۔ کہ اگر صرف وہی خوراک جو ضائع کر دی جاتی ہے۔ بل

دیانتداری اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دنیا کے دوسرے حصوں میں بانٹ دی جائے۔ تو خوراک کے سوال کی وہ تلخی دور ہو سکتی ہے۔ جو ماہرین اقتصادیات محسوس کر رہے ہیں؛

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ ماہرین اقتصادیات اور سائنس دان خوراک کی بڑھوتی کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ درست ہے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی نسل کے مطابق یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ لیکن ہماری ناقص رائے یہ ہے۔ کہ جب تک دنیا کی تمام اقوام کی ذہنیت میں ایک عظیم انقلاب نہ آئے گا۔ یہ مسئلہ باوجود زیادہ سے زیادہ پیداوار کرنے میں کامیابی حاصل ہونے پر بھی حل نہیں ہوگا۔ یہ انقلاب اسی صورت میں رونما ہو سکتا ہے۔ جب نیشنلزم کے وہ بندھن ڈھیلے ہو جائیں۔ جو خود غرضیوں اور حرص و ہوا نے ایک دوسری قوم سے ناجائز فائدہ اٹھانے اور ساری دنیا کی دولت سمیٹ کر اپنی قوم کے لئے اپنے ملک میں لے جانے کی غرض سے لگا رکھے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسا انقلاب ایک حقانی مذہب ہی پیدا کر سکتا ہے۔ ایسا مذہب جو یہ حقیقت تمام دلوں پر مرتسم کر دے کہ تمام بنی آدم ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔ سب کا حق ہے کہ اللہ تعالے کی پیدا کردہ نعمتوں سے برابر کا حصہ لے کوئی آدمی کا بنایا ہوا قانون کوئی جبر جو انسان استعمال کر سکتا ہے انسانی ذہنیت میں ایسا انقلاب نہیں لا سکتا یہ انقلاب صرف روحانی بنیاد پر ہی برپا ہو سکتا ہے۔ اور وہی مذہب برپا کر سکتا ہے۔ جو اصولی طور پر نسل رنگ اور دوسرے امتیازات کو ختم کر سکتا ہے جو ایک حبشی غلام کو مغرور سے مغرور شاہی نسل اور اعلےٰ سے اعلیٰ خاندان کے فرد کے برابر کھڑا کر سکتا ہے جو جیاشیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے اصول دیتا ہے جو رزق کے ضیاع سے روکتا ہے۔ جو یہ اصول دیتا ہے۔ کہ مختلف قبائل اور اقوام محض ایک دوسرے کی شناخت کے لئے ہیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑائی کا اصل معیار نیکی اور تقوےٰ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کام دراصل علمائے اسلام کا ہے کہ دنیا کا اقتصادی مسئلہ حل کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کی صحیح تقسیم دنیا میں قائم کریں۔ کیا وہ اپنے فرض کو سمجھیں گے؛

دوست امداد درویشاں کی طرف توجہ فرمائیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

اب سردی کا موسم ہے۔ اور جلسہ سالانہ بھی قریب آ رہا ہے جبکہ خدا کے فضل سے کئی درویش جلسہ کی شرکت کے لئے یہاں آئیں گے۔ اور انہیں امداد کی ضرورت ہوگی۔ نیز درویشوں کے بہت سے رشتہ دار بھی جو پاکستان میں ہیں قابل امداد ہیں۔ لہٰذا احباب کرام اس کار خیر کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۸ دسمبر ۱۹۵۸ء

ہالینڈ میں وسیع پیمانے پر ایک مذاہب کانفرنس کا انعقاد

"حیات مابعد الموت کے متعلق اسلامی نظریہ" پر ہمارے مبلغ کی تقریر

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ)

گزشتہ ماہ مورخہ ۱۹؍نومبر کو ایمسٹرڈم میں وسیع پیمانہ پر ایک مذاہب کا نفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اسلام کی نمائندگی میں اس عاجز کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ تبلیغی لحاظ سے یہ ایک اہم موقعہ تھا۔ جس سے ہمارے مشن کو خاصی شہرت حاصل ہوئی۔

اس کانفرنس میں عیسائیت کے تین مختلف الخیال گروہوں کی نمائندگی کے علاوہ ہندو مذہب۔ بدھ مذہب۔ اور اسلام کو بھی نمائندگی کے لئے دعوت دی گئی۔ کہ وہ "موت کے متعلق ہمارا نظریہ" کے موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

کانفرنس کا پروپیگنڈا ایک عرصہ قبل ہی بڑے بڑے پوسٹروں اور دیگر مختلف ذرائع سے شروع کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ اپنے نتائج کے لحاظ سے یہ کانفرنس خاصی کامیاب رہی۔ حاضری ہزار ۱۲ صد کے قریب تھی۔ تمام تقاریر ڈچ زبان میں تھیں۔

حیات مابعد الموت کے بارہ میں ہندو یا بدھ مذہب کا جو عام نظریہ ہے وہ تو خیر معلوم ہی تھا مگر اس امر سے سخت تعجب ہوا۔ کہ مذہب کے متعلق موجودہ آزادانہ روش کے زیر اثر بعض عیسائی نمائندگان نے بھی موت کے بعد کسی قسم کی اُخروی زندگی سے ہی بالکل لاعلمی کا اظہار کیا۔ بلکہ بعض فرقے تو آج کل ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا کے وجود سے بھی لاعلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں اس امر کی ضرورت سختی سے محسوس ہو رہی ہے۔ کہ قبل اس کے کہ موجودہ آزادی کی روش ان لوگوں کو مذہب سے بالکل بے نیاز ہی کر دے اسلام کا روح پرور اور زندگی بخش پیغام ان لوگوں تک پہنچایا جائے۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر خاکسار نے اپنی تقریر میں مختصراً یہ امر واضح کیا۔ کہ اسلام کی رو سے موت ہماری زندگی کا اختتام نہیں ہے۔ بلکہ یہ دراصل ایک دروازہ ہے جس سے گزر کر انسان ایک دوسری زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ جو دراصل اسی زندگی کا ہی تسلسل ہے۔ اس اخروی زندگی میں انسان کو ایک اور نورانی وجود عطا کیا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ انسان اُن ترقیات کی طرف قدم بڑھاتا ہے جن کی طرف قدم بڑھانا اس کے لئے اس مادی جسم کی وجہ سے مشکل تھا۔ اور یہ ترقیات کا سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔

نیز خاکسار نے بعض عقلی دلائل سے ثابت کیا کہ ایسی اُخروی زندگی کا وجود ہماری اس زندگی کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ازحد ضروری ہے۔

خاکسار۔ قدرت اللہ عفی عنہ
ہیگ۔ ہالینڈ
۱ / ۱۲ / ۵۸

جلسہ سالانہ پر آنے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ۱۸۹۳ء میں ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں حضورؑ نے اس معیار کا ذکر فرمایا ہے جس پر حضور اپنے دوستوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور بڑے درد کے ساتھ جماعت سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس معیار کو اپنی زندگیوں میں قائم کریں۔ یہ اشتہار حضورؑ کی کتاب "شہادۃ القرآن" کے آخر میں ہے۔ اس کا ایک حصہ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ حضورؑ اس جلسہ کی اصل غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں۔ کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلی جُھک جائیں۔ اور اُن کے اندر خدا تعالےٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

نیز حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں۔ اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں۔ کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے۔ مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے۔ اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا بہت بہتر ہے۔"

نیز حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"مَیں ہرگز نہیں چاہتا کہ صرف ظاہری شوکت دکھانے کیلئے اپنے مبایعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاحِ خلق اللہ ہے۔ پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معیار کو قائم کریں۔ اور نیک نمونہ اختیار کر کے حسنات دارین کے وارث ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

ہفتۂ تحریکِ وصیت

از مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ

نظامِ وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے اور اس نظام کو حضور نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قائم اور جاری فرمایا۔ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے علاوہ تقویٰ و طہارت اور عملی و اعتقادی پاکیزگی کے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ اپنی جائیداد اور اپنی ماہوار یا سالانہ آمدنی کے جس پر ان کا گذارہ ہو۔ دسویں حصے سے لے کر تیسرے حصے تک کی وصیت "ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ" اور دیگر مصارف ضروریہ کے لئے کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔" (الوصیت)

پھر فرمایا:۔

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت)

اور پھر فرمایا:۔

"اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائیداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کا لانا متعذر ہو۔ تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر یہ واقعات لکھے جائیں۔" (ضمیمہ الوصیت)

غرض اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل اور احسان ہے۔ جو اس نے اپنے ان بندوں پر نازل فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں اور حضور کے تمام دعاوی پر صدق و صفا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ اس وقت اکناف عالم میں حضور کے متبعین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ مگر وصیت کرنے والے پندرہ ہزار سے کچھ ہی زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر اس احمدی مرد اور عورت کے لئے غور اور فکر کرنے والی ہے جس نے ابھی وصیت نہیں کی۔ مگر اپنے گزارے کے لئے کچھ نہ کچھ ماہوار یا سالانہ کی صورت یا کچھ نہ کچھ جائیداد رکھتا ہے کہ وہ کیوں اس وقت تک نظامِ وصیت سے باہر ہے۔ اور کیوں اس نے وصیت نہیں کی لاکھوں کی جماعت سے پندرہ ہزار کے قریب موصیوں کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ شائد جماعت کے ذمہ وار ارکین اور امراء اور صدر صاحبان نے مسئلہ وصیت کی اہمیت کو پورے طور پر جماعت کے سامنے نہیں رکھا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہنے میں تذبذب اور تامل اختیار کرے۔ اسی خیال کے ماتحت مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۵۵ء میں موصیوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ

۱۔ سال میں ایک ہفتہ تحریک وصیت منایا جائے۔

۲۔ امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پرزور تحریک کریں۔

۳۔ جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق گذشتہ تین سالوں سے "ہفتہ تحریک وصیت" منایا جارہا ہے اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے فروری کا چوتھا ہفتہ (۲۲ لغایت ۲۸ فروری) مقرر کیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ میں ہر موصی اور ہر عہدہ دار مقامی جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پرزور تحریک کریں۔ اس سلسلہ میں جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کارپرداز یہ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "الوصیت" اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے روزانہ درس کا انتظام اس طریق پر فرماویں کہ ان دونوں کتابوں کے مضامین سے ہر موصی اور غیر موصی یکساں طور پر فروری کا تیسرا ہفتہ ختم ہونے سے قبل واقف و آگاہ ہو جائے۔ تاکہ چوتھے ہفتہ میں عملی جدوجہد ہو سکے۔ عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے

اول۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے۔ خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن اور امداد بیوگان و یتامیٰ ہے، نہ کہ محض اموال کا جمع کرنا لیکن ہم اپنے ان فرائض سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ متمول اور صاحب جائداد احباب نظام وصیت میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان فرائض کو بجا لانے کے لئے نہ صرف متوسط الحال اصحاب کو ہی بلکہ خوشحال اور حیثیت والے احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب و تحریص دلائی جائے۔

دوم۔ حصہ آمد اور حصہ جائداد کے لئے نئے اور پرانے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں۔ یعنی حسب توفیق ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کی اور ۱/۹ کی بجائے ۱/۸ کی وصیت کریں۔ وعلیٰ ھذا القیاس ۱/۳ تک

سوئم۔ جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں ان کو سمجھایا جائے کہ وہ پہلے بقائے ادا کر کے اپنی وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔

چہارم۔ اگرچہ قاعدہ یہی ہے کہ منقولہ جائداد کی وصیت کا حصہ بھی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں۔ لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر اور نقد روپیہ) کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

پنجم۔ حصہ آمد کے موصی احباب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ شرح صدر اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں اور اس کے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ وار سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے بھی جلد ادا کرنے کی فکر کریں۔ خواہ وہ مالی سال کے اختتام سے قبل یکمشت ادا کریں اور خواہ ناموافق حالات کی صورت میں مجلس کارپرداز سے منظوری لے کر مناسب اور معقول اقساط کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں۔

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے بھی گذارش ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں ان کی اطلاع ۲۸ فروری کے معاً بعد بہت جلد دفتر وصیت کو دے کر ممنون فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

ضروری اعلان

تمام دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر ان کو فون پر بات کرنی ہو تو وہ براہ راست پرائیویٹ سکرٹری کو ۷۵ نمبر پر فون کیا کریں۔ کوئی دوست حضور اقدس کو خواہ مخواہ فون کر کے تکلیف دینے کا موجب نہ بنیں۔ دوست اسے نوٹ کر لیں اور آئندہ احتیاط رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ریڈ کراس کی تحریک

(از مکرم فضل الٰہی صاحب)

جون ۱۸۵۹ء میں جنگ سالفرینو (اٹلی) کے اختتام پر تقریباً چالیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں سخت زخمی اور نڈھال ہو گئے۔ اگرچہ وہاں پانی اور خوراک کی کمی نہ تھی اور مرہم پٹی کا کافی انتظام موجود تھا۔ مگر ان بیکسوں کی نگہداشت اور ان کے زخموں پر مرہم پٹی باندھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس کمال بیچارگی کے عالم میں قدرت نے اعانت کی۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک نوجوان سیاح ہنری ڈیونانٹ کا اتفاقاً وہاں گذر ہوا جب اس نے دکھ اور بے کسی کا یہ ہیبت ناک منظر دیکھا تو وہ ایک قدم بھی آگے نہ چل سکا۔ مجروح انسانوں کی دردبھری آوازیں سن کر اس کا دل پاش پاش ہو گیا۔ اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ ان مصیبت زدہ انسانوں کی مدد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ اس نے خود اپنے ہاتھوں سے ان کے زخموں کو دھویا۔ جو لوگ بخار کی وجہ سے جل رہے تھے ان کے منہ میں پانی ڈالا اور ان کو جس قدر ممکن تھا سکھ پہنچایا۔ ان حالات میں اس نے نرسوں کی ضرورت کو بھی محسوس کیا۔ چنانچہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ قریبی شہر میں گیا۔ اور وہاں جا کر چند عورتوں سے استدعا کی کہ وہ اس نیک کام میں اس کا ہاتھ بٹائیں چونکہ اس قسم کی درخواست جو سراسر اخلاص پر مبنی ہو خالی نہیں جاتی۔ دفعۃً کچھ رحم دل خواتین نے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دیں۔ ان سب نے مل کر ہر حاجت مند کی بے لوث مدد کی۔ انہوں نے جذبۂ خدمتِ خلق کے اس عنصر کو بہت پسند کیا۔ سب نے مل کر رضاکار نرسوں کی ایک ایسی جماعت بنائی جو دوست اور دشمن کی بلا امتیاز قوم و ملت یکساں مدد اور چارہ سازی کرے۔ اس سے ہنری ڈیونانٹ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ لہٰذا اسے خیال ہوا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر اس قسم کی رضاکار جماعتیں امن کے دنوں میں بھی کام کریں۔ تاکہ وہ اپنی مستقل موجودگی کی صورت میں غیر متوقع آفات مثلاً سیلاب، وبائی امراض اور آتشزدگی وغیرہ میں بھی مصیبت زدوں کی امداد کریں اور اس طرح ریڈ کراس کے خیال نے جنم لیا ہنری ڈیونانٹ نے اپنی ان تھک کوششوں کو جاری کیا۔ اس نے چند ایک پمفلٹ بھی لکھے تاکہ وہ اپنے خیالات کا اظہار بڑے پیمانے پر کر سکے۔ اس اشاعت کا اثر بہت خوشگوار ہوا۔ چودہ اقوام نے مل کر ایک باہمی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کانفرنس میں ان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جو جنیوا کنونشن کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی وساطت سے جنگ کے زمانہ میں ایسی سوسائٹیوں کی حفاظت حکومت کے ذمہ ہوئی اور اسی طرح سے ریڈ کراس تحریک کے تحت بنی نوع انسان کی خدمت کا کام بین الاقوامی سطح پر منظم ہو گیا۔ تاکہ مصیبت زدوں کی امداد امن اور جنگ کے دنوں میں برابر کی جائے۔

اس کنونشن کے بعد ریڈ کراس نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی۔ حتیٰ کہ اس کو ایک عالمگیر ادارہ کی حیثیت مل گئی۔ زمانے کی گردش کے ساتھ ساتھ ریڈ کراس میں بھی کئی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ مگر انسانی دکھ اور مصیبت کی روک تھام اور ازالہ کرنے کا بنیادی مقصد بدستور قائم رہا۔

جنگ کے دنوں میں ریڈ کراس کا کام ذرا مختلف ہوتا ہے۔ ان ایام میں ریڈ کراس اپنے کام کو بڑے پیمانے پر کرتی ہے۔ تمام ممالک کی سوسائٹیاں اشیائے صرف اور دوائیں تقسیم کرنے کے علاوہ سپاہیوں کے لئے آرام گاہوں کا انتظام بھی کرتی ہیں مریضوں کو صرف دوائیں ہی نہیں دی جاتیں بلکہ ضرورت پڑنے پر سخت کمزور اور نڈھال مریضوں کو خون بھی دیا جاتا ہے۔ پناہ گزین اشخاص کی مناسب نگہداشت بھی ریڈ کراس کے ذمہ ہوتی ہے علاوہ ازیں دشمن ممالک کے باشندگان کی واجب اور ضروری خط و کتابت کا انتظام بھی یہی ادارہ کرتا ہے۔ ریڈ کراس کی ایک جماعت ہسپتالوں میں فوجیوں کی تفریح کا بھی خیال رکھتی ہے۔ مزید براں گمشدہ اشخاص کی تلاش بھی ریڈ کراس ہی کرتی ہے۔ بیمار زخمی اور مردہ لوگوں کی تعداد کا پتہ بھی لگاتی ہے۔ جنگی قیدیوں اور ان کے گھر والوں کے درمیان ضروری پیغامات بھی ریڈ کراس کے ذریعے پہنچائے جاتے ہیں۔ جنگی قیدیوں کو ریڈ کراس کی طرف سے خوراک بھی مہیا کی جاتی ہے ریڈ کراس سپاہیوں کے کنبہ کے افراد کو ان کی عدم موجودگی میں مناسب امداد بھی دیتی ہے۔ چونکہ جدید جنگ سے شہری آبادی میں بھی کافی نقصان ہو جاتا ہے۔ اس لئے ریڈ کراس کا کام زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ ریڈ کراس کے ادارے شہری دفاع کے محکموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ جنگ کے خاتمہ پر قیدیوں کی واپسی کے کام میں بھی ریڈ کراس مدد کرتی ہے محتاجوں کو قرضے دئیے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے آپ کو بحال کر سکیں۔ اس کے علاوہ مستحق اشخاص کو مختلف دستکاریوں اور فنون کی مفت تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔

امن کے زمانہ میں بھی ریڈ کراس اپنی سرگرمیوں میں کمی نہیں کرتی بلکہ اپنی توجہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے مختلف کاموں پر مرکوز رکھتی ہے۔ ناگہانی آفات جیسے سیلاب۔ وبائی امراض۔ ریلوے کے حادثات اور دیگر مصائب کا سدباب کیا جاتا ہے۔

ریڈ کراس کی طرف سے ہر سال فرسٹ ایڈ چوکیاں قائم کی جاتی ہیں تاکہ میلوں موقعوں پر مناسب طبی امداد پہنچائی جائے۔ علاوہ ازیں کئی سکولوں میں بھی اس قسم کی چوکیاں مرتب کی جاتی ہیں۔ رضاکار اشخاص کو فرسٹ ایڈ کی تعلیم و تربیت بھی دی جاتی ہے۔

نرسوں کی تربیت بھی ریڈ کراس کی طرف سے کی جاتی ہے۔ نرسوں کو فرسٹ ایڈ اور دیگر طبی اصولوں کی ٹریننگ دی جاتی ہے عورتوں کو خانہ داری کی تعلیم کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ خشک دودھ کے ڈبے کثیر تعداد میں مدارس اور شفاخانوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔

ان رفاہی سرگرمیوں کی وجہ سے ریڈ کراس کی تحریک اس قدر مقبول ہو گئی ہے۔ کہ حکومت کی امداد کے علاوہ اس کو مخیر اشخاص کی طرف سے بھی بھاری رقوم عطیوں کی صورت میں مل جاتی ہیں۔ ریڈ کراس نے اس سرمایہ سے اپنے ادارہ کی طرف سے غریبوں کے لئے مفت دوائیں دینے والے شفاخانے کھول رکھے ہیں۔ علاوہ ازیں بچہ و زچہ کی نگرانی کے مرکز اور زنانہ امراض کے علاج کے لئے ہسپتال بھی اس ادارہ کی طرف سے کھلے ہوئے ہیں۔

آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ریڈ کراس بین الاقوامی جنگوں یا خانہ جنگیوں جنگجو پارٹیوں کے درمیان رفاہی ادارہ کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔ تاکہ بین الاقوامی سطح پر ہر ممکن طریقہ سے بنی نوع انسان کو سکھ پہنچایا جا سکے اور اس میں کسی قسم کا خلل نہ ہونے پائے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں

خاص کھانا ——— اور ——— ایک انتباہ

اب جب کہ جلسہ سالانہ کی آمد میں قلیل عرصہ باقی ہے۔ مہمان کرام ذوق شوق سے سفر کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک رؤیا کی یاد تازہ کرتا ہوں۔ جو آپؑ کو ۱۹۰۳ء کی ایک رات کو دکھایا گیا۔

فرمایا۔ "ذات خدا تعالیٰ کی طرف سے جھڑکی آئی ہے۔ میرے لنگر میں یا کیا گیا ہے مسکین محروم رہ گئے اور امراء کو اچھا کھانا کھلایا گیا ہے۔" پھر کھانے کا انتظام حضرت صاحبؑ نے اپنے سامنے کروایا اور سب کو ایک قسم کا کھانا کھلایا۔"

(ضمیمہ تذکرہ زیر نمبر ۱۷۱ (ب) صفحہ ۴۰۸)

اس والہانہ محبت اور عاشقانہ عقیدت و احترام کی بناء پر جو ہر احمدی کے دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے جاگزیں ہے یہ امید کی جاتی ہے کہ بعض احباب ایام جلسہ میں "اچھا کھانا" یا "خاص کھانا" کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ بلکہ ارشادِ حضورؑ کی تعمیل میں بلا امتیاز غریب و امیر ایک ہی قسم کا کھانا باہم بیٹھ کر کھائیں گے۔ تا باہمی اخوت و اتحاد کا رشتہ مضبوط ہو۔ سوائے ایسے معذورین اور بیماروں کے جن کے لئے علیحدہ ایک ہی قسم کی سادہ پرہیزی تیار کی جاتی ہے۔ (افسر جلسہ سالانہ)

درخواست دعا

ملک حمید احمد ولد ملک اللہ رکھا صاحب نوشہروی لنڈن میں انجینئرنگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

وقف جدید کے لئے مزید واقفین کی ضرورت

وقف جدید کی تحریک پر مخلصین نے لبیک کہتے ہوئے جہاں مالی پیشکش کی ہے۔ وہاں اپنے تئیں وقف بھی کیا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ابھی مزید واقفین کی ضرورت ہے۔ اس لئے جس قدر دوست اللہ تعالے کی رضا کے لئے اپنے تئیں وقف کر سکتے ہوں۔ وہ جلد از جلد اپنے اسماء سے دفتر وقف جدید کو اطلاع دیں۔

(انچارج وقف جدید)

اپنے ایڈریس کی تبدیلی سے اطلاع دیتے رہیں

بعض موصی اصحاب ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ اپنی تبدیلیوں کی اور اپنے موجودہ پتوں کی دفتر کو کوئی اطلاع نہیں دیتے جس کی وجہ سے ان کے سابقہ پتوں پر ہی خط و کتابت جاری رہتی ہے اور کوئی جواب نہیں ملتا۔ دفتر کے خطوط ضائع ہو جاتے ہیں یا واپس آ جاتے ہیں۔ چونکہ اس دفتر کی خط و کتابت ان کی وصیتوں کے متعلق یا وصیتوں سے متعلقہ امور کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور جواب نہ آنے کی صورت میں ان کی وصیتوں کو نقصان پہنچنے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا موصی اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے . . . .

. . . کہ جب بھی وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوں یا عارضی طور پر ہی لمبے عرصہ کے لئے اپنی اصل سکونت کو چھوڑیں تو دفتر کو اس کی ضرور اطلاع دیا کریں۔ اور اپنے موجودہ اور مکمل پتے سے جلد مطلع فرما دیا کریں۔ ملازم پیشہ اور تاجر پیشہ اصحاب اس اعلان کے خاص طور پر مخاطب ہیں۔ کیونکہ دفتر کو یہ شکایت عام طور پر انہی سے رہتی ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تفسیر صغیر — اور — احباب جماعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریر فرمودہ تفسیر صغیر قرآنی حقائق و معارف کا ایک بے نظیر خزینہ ہے۔ اس تفسیر نے قرآن پاک کے مطالب کو سمجھنے اور اس کے حقائق سے آگاہ ہونے کو نہایت آسان کر دیا ہے پچھلے جلسہ سالانہ پر یہ تفسیر تھوڑی سی تعداد میں تیار ہوئی تھی۔ اور جماعت کے بہت سے دوست اس سے محروم رہ گئے تھے اب مزید تھوڑی سی تعداد میں یہ تفسیر تیار کرائی گئی ہے دو جلدوں میں بھی اور ایک جلد میں بھی پس وہ دوست جنہوں نے ابھی تک تفسیر کو حاصل نہیں کیا۔ جلسہ پر پہنچتے ہی فوراً حاصل کر لیں کیونکہ اگر یہ تعداد ختم ہو گئی تو نہ معلوم کب تک انتظار کرنا پڑے۔

ملنے کا پتہ:- ادارۃ المصنفین (متصل مسجد مبارک) ربوہ ضلع جھنگ

دو نئی کتابیں

(۱) "المبشرات" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے الہامات اور کشوف کا مجموعہ۔ حجم ۳۲۵ صفحات ۲۰×۲۶/۸

(۲) "تاریخ احمدیت" از ابتداء تا ۱۸۸۰ء کے حالات تک حجم ۳۰۰ صفحات ۲۰×۲۶/۸

دونوں کتابیں مجلد ہیں اور تیار ہو چکی ہیں۔ اور دونوں کی قیمت پانچ پانچ روپے ہے دوست جلدی سے جلدی یہ کتب حاصل کر لیں۔

ملنے کا پتہ:- ادارۃ المصنفین (متصل مسجد مبارک) ربوہ ضلع جھنگ

مختلف امتحانات میں داخلے کی تاریخیں

محکمہ تعلیم کے مختلف امتحانات میں داخلے کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخیں حسب ذیل ہیں۔ سی ٹی۔ پی ٹی سی جے ایس۔ کے پی۔ جے اے وی (بہاولپور) ایس وی جے وی ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء۔ جونیئر۔ سینئر ڈپلومہ فزیکل ایجوکیشن۔ پوسٹ میٹرک کلیریکل امتحان نائٹ کلیریکل و کمرشل کلاسز امتحان ۱۵ جنوری ۱۹۵۹ء (پاکستان ٹائمز ۱۱/۵۸/۱۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

اھلاً وسھلاً و مرحباً

جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لانیوالے احباب کی خدمت میں

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مندرجہ ذیل ہدایات کو ملحوظ خاطر رکھ کر شعبہ استقبال کی اعانت فرمائیں۔

(۱) چلتی گاڑی سے اترنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ بلکہ جب گاڑی پلیٹ فارم پر رک جائے تب اتریں اور سامان کو تیزی مگر احتیاط سے اتاریں۔ ربوہ اسٹیشن پر اترتے وقت اپنے گنے ہوئے نگوں کو پھر دیکھ لیں۔

(۲) یہ امر ملحوظ رکھیں کہ گاڑی اس وقت تک نہیں چلے گی۔ جب تک آپ کا پورا سامان نہیں اتر جاتا۔ اگر کسی خاص ضرورت کے ماتحت گاڑی ٹھہرانا مقصود ہو تو زنجیر کھینچنے کی بجائے ریلوے یا شعبۂ استقبال کے کسی کارکن (جس کے کندھے پر شعبۂ استقبال کا بیج لگا ہوگا) کہہ دیں۔

(۳) گاڑی یا موٹر سے اترنے کے بعد اپنا سامان کسی محفوظ جگہ پر رکھ لیں۔ اس کے بعد کسی قلی سے سامان اٹھوائیں۔ مگر اس سے پہلے قلی کا نمبر ضرور نوٹ کر لیں۔ یہ نہایت ضروری ہے

(۴) وہ مہمان جو ٹانگہ میں آئیں وہ ٹانگہ لینے سے قبل یہ تسلی کر لیں کہ اس کے پاس شعبۂ استقبال کی طرف سے جاری کردہ نمبر ہے۔

(۵) ہر قلی اور ٹانگہ بان کے پاس شعبۂ استقبال کی طرف سے شائع کردہ اجرت نامہ ہوگا۔ اس کو دیکھ کر اجرت دیں۔

(۶) دوران سفر جو شکایت پیدا ہو وہ جلد سے جلد دفتر استقبال تک پہنچانے کی کوشش کریں

(۷) ربوہ میں کئی مقامات پر ربوہ کا نقشہ مع نشان دہی فرودگاہیں چسپاں کیا جا رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر آپ اپنے جائے قیام کو پا لیں گے۔ اس کے علاوہ دیگر اطلاعات دفتر اطلاعات عامہ یا دفتر استقبال سے حاصل کریں۔

(۸) اسٹیشن چھوڑنے سے قبل گیٹ پر ٹکٹ ضرور دے کر جاویں۔ اسٹیشن کی حدود کے اندر ٹکٹ کسی کو نہ دیں۔

(۹) واپسی پر سوائے کسی خاص مجبوری کے اسی شہر کا ٹکٹ لیں جہاں جانا ہے۔ درمیانی واسطہ اختیار نہ کریں۔ اگر کہیں کوئی دقت ہو تو فوراً شعبۂ استقبال سے رابطہ پیدا کریں۔

(۱۰) اپنے سفر و حضر میں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ آپ نے جماعت احمدیہ کے شایان شان نظم و ضبط دکھانا ہے۔ ہر مقام پر اعلےٰ نظم و ضبط کے مظاہرہ کی آپ سے توقع کی جاتی ہے۔ ٹکٹ لیتے وقت لائنوں میں کھڑے ہوں۔ باری باری ٹکٹ لیں

(۱۱) جیب تراش آپ کی جیب پر ہی ڈاکہ نہیں ڈالتا۔ بلکہ آپ کی بیدار مغزی اور چوکسی کو بھی داغدار کرتا ہے۔ پس اس بارے میں بھی ہشیار رہیں۔

(۱۲) خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے ہوئے ربوہ میں داخل ہوں۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے ابا جان شیخ محمد شریف خاں صاحب بٹالوی تقریباً دو سال تک عارضہ کینسر بیمار رہ کر دو نومبر کو دو بجے شب ہم سب کو داغ مفارقت دیکر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت ان کی عمر چھہتر سال کے قریب تھی۔ اتنی عمر میں جوانوں سے بڑھ کر ہمت رکھتے تھے۔ سادگی۔ ہر ایک سے ہمدردی۔ اپنے ہاتھ سے خود کام کرنا۔ التزام کے ساتھ تہجد۔ خوش الحانی سے قرآن پاک کی تلاوت کرنا ان کے خصوصی اوصاف تھے۔

آپ حضرت حامد علی صاحب مرحوم کے سب سے بڑے داماد تھے۔ سب احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ابا جان مرحوم کے لئے دعا فرما دیں۔ کہ باری تعالیٰ انہیں فردوس بریں میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی روح کو سکون بخشے۔ آمین۔ نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ نیز میرے بھائی کے لئے دعا فرما دیں کہ باری تعالےٰ خود اس کا حافظ و ناصر ہو۔

(حمیدہ سلطانہ اہلیہ ملک محمد دین صاحب از شیخوپورہ)

بدایۃ المجتہد – ھدایۃ المقتصد اردو ترجمہ

اسلام زندگی کا دستور العمل ہے۔ اس نے ہر شعبۂ زندگی کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان ہدایات کا اپنی اپنی طاقت کے مطابق علم حاصل کریں۔ اس لئے ہمارے بزرگوں نے اسلامی ہدایات کی پوری پوری تفصیلات بیان کی ہیں۔ تاکہ کسی مسلمان کے لئے کوئی بات مبہم اور انجانی نہ رہے علم فقہ بھی اسی رنگ کی ایک کوشش ہے۔ جس میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ مسلمان کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ فقہ کے ان اصولی مسائل کو ہسپانیہ کے مشہور فلسفی علامہ ابنِ رشد نے اپنی کتاب بدایۃ المجتہد میں بیان کیا ہے۔ بدایۃ المجتہد ایک علمی کارنامہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے وہ بزرگ جنہوں نے علم فقہ کے متعلق کام کیا ہے۔ اسلامی احکام کے بیان کرنے میں کتنی محنت کرتے ہیں اور کتنی گہرائیوں تک ان کی رسائی تھی۔ یہ عجیب وغریب اور دلچسپ کتاب اس قابل تھی کہ اس کے فائدہ کو عام کیا جاتا اور وہ لوگ جو عربی نہیں جانتے لیکن اسلامی مسائل کا علم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے بھی اس کتاب کے مطالعہ کی کوئی صورت پیدا کی جاتی ادارۃ المصنفین نے اردو دان احباب کے لئے اس مفید کام کو سرانجام دیا ہے۔ اور علامہ ابنِ رشد کی مذکورۃ الصدر کتاب کا سلیس عام فہم بامحاورہ ترجمہ شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

اس ترجمہ کے مطالعہ سے احباب جہاں یہ معلوم کر سکیں گے کہ اسلام نے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں۔ وہاں یہ واقفیت بھی حاصل کر سکیں گے۔ کہ مختلف فقہا کی آراء میں جو اختلاف ہے اس کی بنیاد کیا ہے۔ اور کس طرح ایک ہی چشمہ سے پانی پینے والے پوری دیانتداری کے باوجود باہم مختلف الرائے ہو سکتے ہیں اور انسانی ذہن اپنے ماحول اور اپنے تمدن اور سماجی گردوپیش سے متاثر ہوکر میدانِ تحقیق کی مختلف سمتوں میں کیوں اور کس طرح رواں دواں رہتا ہے۔

اس کے علاوہ انہیں یہ بھی پتہ چلے گا کہ تمدن کی مختلف حالتوں میں شریعت کے احکام میں کس حد تک رعایت رکھی گئی ہے۔ اور انسانی مجبوریوں کا کیونکر لحاظ کیا گیا ہے غرض اس کتاب کا مطالعہ بہرجہت بہت دلچسپ اور نہایت ہی مفید ہوگا۔ ادارۃ المصنفین نے اس کتاب کا ترجمہ شائع کرنے سے علم کو عام کرنے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔ اب یہ احباب کا کام ہے کہ وہ اس کوشش سے کس حد تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پہلے تو یہ عذر کر سکتے تھے کہ علم فقہ سے متعلق علمی کتابیں عربی میں ہیں اور ہم عربی سے ناواقف ہیں اس لئے ان سے استفادہ کیسے کر سکتے ہیں۔ اب یہ ان کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر احباب ادارۃ المصنفین کے اس کام کی حوصلہ افزائی کی اور اسے ہاتھوں ہاتھ لیا تو اس کتاب کے بقیہ حصوں کا ترجمہ جلد شائع کرانے میں ادارہ کے سامنے کوئی دقت باقی نہ رہے گی۔ اور ہم بجا طور پر توقع کریں گے کہ ادارہ اس مفید کام کو اسی پر ختم نہیں کرے گا۔ بلکہ اسلامی علوم کو عام کرنے کی مزید شاندار روایات قائم کرے گا۔ احباب کا بے نظیر تعاون ادارہ کو بے نظیر علمی کام کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ترجمہ کی یہ جلد خانگی زندگی یعنی نکاح وطلاق وغیرہ پر مشتمل ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہو۔ حاشیہ پر بھی تشریحی نوٹ دئے گئے ہیں۔ آیات اور احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ان کے حوالے بھی درج کئے گئے ہیں۔ ان باتوں نے مل کر کتاب افادیت اور دلچسپی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

ملنے کا پتہ

ادارۃ المصنفین ربوہ

وصیت فارم پُر کرنے کیلئے ضروری ہدایات

باوجود دو تین مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے۔ اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں۔ یا تکمیل کے لئے خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے لہذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے وصیت لکھنے والے اور گواہ اور مصدقین ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۔ وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں

۳۔ وصیت کنندہ کا پتہ مکمل ہونا چاہئیے جس پر خط وکتابت کی جا سکے۔

۴۔ وصیت پر دو گواہوں کے دستخط اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔

۵۔ چندہ شرط اول واعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم پر نوٹ کیا جائے۔

۶۔ وصیت میں درج کردہ جائداد کی تفصیل محل وقوع اور اندازہ قیمت کا درج ہونا ضروری ہے اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ

۷۔ الف۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدہ داروں کی تصدیق ہونی چاہئیے۔

ب۔ مستورات کی وصیتوں پر مقامی لجنہ اگر قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کرا دی جائے۔ ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے۔

۸۔ مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائداد کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہئے کہ کتنا ہے۔ اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے

۹۔ مہر کے حصہ وصیت کے متعلق خاوند کی تحریر شامل ہونی چاہئیے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ یا

۱۰۔ کم سے کم وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ماؤزے تنگ صدر کے عہدہ سے سبکدوش ہو جائینگے

کمیونسٹ پارٹی نے ماؤزے تنگ کا فیصلہ تسلیم کر لیا؟

پیکنگ ۷ ردسمبر۔ کمیونسٹ چین کے صدر ماؤزے تنگ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال وہ اپنے عہدے کی میعاد ختم ہونے پر صدر کے آئندہ انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے۔ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے صدر ماؤزے تنگ کا یہ فیصلہ منظور کر لیا ہے۔

کمیونسٹ چین کے ایک نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ چن یی نے سفارتی نمائندوں کو بتایا ہے کہ گو چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے صدر ماؤزے تنگ کی یہ درخواست مان لی ہے کہ انہیں دوبارہ صدر منتخب نہ کیا جائے۔ تاہم وہ کمیونسٹ پارٹی کے بدستور چیئرمین رہیں گے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ غیر ملکی اخبارات نے صدر ماؤزے تنگ کے استعفے کے متعلق جو افواہیں شائع کی ہیں وہ غلط ہیں۔

ہزاروں مزید دعاوی کی واپسی اور ترمیم

کراچی ۷ ردسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ابتک ۲۶۱۳ دعاوی واپس لے لئے گئے ہیں۔ انکے علاوہ ۲۸۵۵ دعاوی کی مالیت میں کمی کے لئے درخواستیں دی گئی ہیں۔ یاد رہے گا کہ دعاوی واپس لینے یا انکی تصحیح کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ ردسمبر ہے۔